نئی نسل میں اخلاقی قدروں کا فقدان: اسباب و حل

محمد توحید الحق
نزد اردو پرائمری اسکول، اسماعیل پورہ، کامٹی، ضلع ناگپور، مہاراشٹر

تبدیلی اور تغیر انسانی زندگی کا خاصہ ہے۔ جب سے بنی نوع انسان نے اس روئے زمین پر قدم رکھا ہے تب سے انسانی زندگی کسی نہ کسی طرح تغیر پذیر ہے۔ انسانی زندگی کے گونا گوں پہلوؤں میں ہمیشہ تنوع اور تغیر کی کارفرمائی رہی ہے۔ کبھی ضرورت اور کبھی فطرت نے انسان کو کچھ نہ کچھ کرتے رہنے پر مجبور کیا۔ اسے غور وفکر اور تلاش وتحقیق میں مصروف رکھا۔ انسان کی اسی فطرت اور طبعی میلان کی وجہ سے آج ہم زندگی کے ہر شعبے میں نت نئی دریافت، ایجادات، تبدیلی اور تنوع دیکھتے ہیں۔ انسانی تمدنی تاریخ کسی مخصوص زمانے، نظریے اور علاقائی حدود تک محدود نہیں رہی بلکہ زمانے کے ساتھ ساتھ انسان نے ایک دوسرے کے خیالات، نظریات اور اعتقادات سے استفادہ کیا اور انسان کی کمزوریوں کی تلافی کے لیے نت نئی ایجاد او ردریافت کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہوا جو ہنوز جاری ہے اور یونہی چلتا رہے گا۔

ایک طرف ان ایجادات اور دریافت نے جہاں ہمیں ہر طرح کی آسائش اور راحت بہم پہنچائیں، جغرافیائی فاصلے ختم کردیے، میڈیکل سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ وہیں ان ایجادات اور دریافت کے غلط اور آزادانہ استعمال نے انسانی سماج میں طرح طرح کی اخلاقی، سماجی اور تہذیبی برائیاں بھی پیدا کیں۔ ایک طرف انسان چاند اور مریخ پر کمندیں ڈال رہا ہے، سمندر کی گہرائیاں ناپ رہا ہے وہیں انسانیت کا احترام ختم ہو رہا ہے۔ اعلیٰ انسانی اور اخلاق قدریں پامال ہو رہی ہیں۔ خود غرضی، مطلب پرستی، حرص، بغض، عیاری، دغا بازی اور مکروفریب آج ہمارے سماج میں اس قدر عام ہیں کہ عوام الناس عموماً انھیں کوئی برائی خیال نہیں کرتے۔ ہر شخص خود غرضی اور مطلب پرستی کا پیکر ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہم ہر طرح کے جائز اور ناجائز طریقوں کو استعمال کرنے میں کسی طرح کی جھجک اور شرم محسوس نہیں کرتے۔ انسانیت سوز جرائم کی خبریں ٹیلی ویژن اور اخبارات میں اس کثرت سے آتی ہیں کہ اب ہم ان پر کسی انسانی ہمدردی کا اظہار بھی نہیں کرتے۔ نئی نسل میں اس طرح کی اخلاقی قدروں کی پامالی ہمیں یقیناً یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اگر ان کے اسباب اور ان کی روک تھام کے لیے بروقت مناسب

اقدام نہیں کیے گئے تو اندیشہ اس بات کا ہے کہ خود نسل انسانی نہ ختم ہو جائے۔ ان تمام اخلاقی قدروں کی گراوٹ یا کمی کے مختلف اسباب ہیں۔ آیئے ہم ان کا مختصر جائزہ لیں۔

اخلاقی قدروں کی گراوٹ کی پہلی وجہ شاید روایتی مشترکہ خاندان کی عدم موجودگی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب خاندان کے افراد ایک ہی چھت کے نیچے ایک ساتھ رہتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹتے تھے اور خوشی میں شریک ہوتے تھے۔ بزرگوں کے تجربات نوجوانوں اور بچوں کی ذہنی اور اخلاقی نشو ونما اور تربیت میں معاون اور مددگار ثابت ہوتے تھے۔ بزرگوں کی صحبت میں رہ کر ان کی اخلاقی تربیت کو راہ ملتی تھی اور وہ اعلیٰ انسانی قدروں سے روشناس ہوتے تھے۔ بچپن میں ہی ان انسانی صفات کے گہرے نقوش دل و دماغ پر پڑنے کی وجہ سے وہ آگے چل کر ایک اچھا انسان ثابت ہوتے تھے۔ صنعتی انقلاب نے مشترکہ خاندان کا شیرازہ بکھیر دیا پھر زمانے کی تیز رفتاری اور مادی وسائل کی ہوس نے والدین کو اتنا موقع ہی نہیں دیا کہ وہ بچوں کی اخلاقی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اب بچوں کے سامنے نہ تو بزرگوں کے تجربات ہیں نہ ہی والدین کی زندگی ان کے لیے کوئی عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ بڑوں کی دیکھا دیکھی بچوں نے بھی وہ برائیاں اپنانی شروع کر دیں جو اخلاقی قدروں کی گراوٹ اور زوال کا باعث بنیں۔

ذرائع ابلاغ خصوصاً ٹیلی ویژن اور پرائیویٹ چینل نے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے اور سستی مقبولیت کے پیش نظر فحش، عریاں، جرائم سے بھرے غیر اخلاقی پروگرام پیش کرنے شروع کیے۔ ان پروگراموں میں جرائم کو اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ ان سے نفرت کے بجائے ان کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کئی نوجوانوں نے مختلف جرائم کا ارتکاب فلمی انداز میں کیا۔ نئی نسل کے اخلاق و عادات، آداب و اطوار پر فلموں، ٹی وی سیریل اور نام نہاد سوشل میڈیا نے بہت برا اثر ڈالا۔ پھر نئی نسل مغربی تہذیب کی چمک دمک سے اتنی مرعوب ہوئی کہ اس نے اخلاقی قدروں کو بالائے طاق رکھ دیا اور اپنا مقصد اعلیٰ ہی فراموش کر دیا۔

تیسری اور اہم وجہ شاید مذہبی تعلیم سے دوری ہے۔ ایک زمانہ تھا جب ہر بچے کو گھر میں یا مدرسے میں مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ خدا کے سامنے جوابدہی اور آخرت میں باز پرس کا تصور ان کے سامنے رہتا تھا جو ہر طرح کی بداعمالیوں اور برائیوں کی روک تھام کے لیے بریک کا کام کرتا تھا۔ پرانے وقتوں میں دینی تعلیم کی وجہ سے لوگوں میں اخلاقی قدروں کی بہت زیادہ اہمیت تھی اور اسی وجہ سے معاشرے میں برائیاں اتنی عام نہیں تھیں جتنی آج ہیں۔ آج مختلف دنیوی علوم اور تعلیم کے بڑھتے دباؤ اور بوجھ سے والدین کی توقعات بھی بہت بڑھ گئی ہیں اور مذہبی تعلیم کو یا تو غیر ضروری سمجھتے ہیں یا پھر اس کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔ گو کہ تعلیمی نصاب میں

اخلاقیات کو شامل کیا گیا ہے، لیکن اسے لازمی مضمون قرار نہ دیے جانے کی وجہ سے طلبا عموماً اس طرف کوئی خاص دھیان نہیں دیتے۔ اساتذہ بھی محض خانہ پری کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس مضمون کا حق ادا کر دیا۔ اسکول کی چار دیواری میں طلبا کو نہ صرف اسکولی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ ان کی شخصیت کو سنوارنے کے لیے مختلف سماجی، مذہبی اور تہذیبی سرگرمیوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، مگر عام طور پر ان کا کوئی خاص اچھا اثر دکھائی نہیں دیتا۔ قانون شکنی اور روایات سے روگردانی ہمارے مزاج کا حصہ بن گئی ہے۔ آج نوجوان نسل اخلاقی قدروں کو پامال کرتی جا رہی ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی نصاب میں اخلاقیات کو اتنی ہی اہمیت دی جائے جتنی دیگر مضامین کو دی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ بھی دوسرے اسباب اخلاقی قدروں میں کمی کے ہو سکتے ہیں۔ بہر حال اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ نئی نسلوں میں اخلاقی قدروں کا فقدان ہے اور اگر ان کے اسباب پر غور کر کے ضروری اقدامات کیے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان میں اعلیٰ انسانی اور اخلاقی قدروں کو پروان چڑھایا نہ جا سکے۔

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ رافیل نڈال (اسپین)
۲۔ Jelena Ostapeniko (Latvia)
۳۔ پیری کیوری اور میڈم ماری کیوری
۴۔ مائیکل فیراڈے
۵۔ بھوپن ہزاریکا برج، لمبائی: 9,150 میٹر، لوہت ندی پر
۶۔ گرم مسالہ
۷۔ غلط
۸۔ لا (ہندی میں لانا، انگریزی میں Law قانون، اردو میں نہیں کے معنی ہیں)
۹۔ چڑیا گھر
۱۰۔ گوبھی کا پھول
۱۱۔ شرافت (شر+آفت)
۱۲۔ ہر ایک مہینے میں ۲۸ دن ہوتے ہیں
۱۳۔ کنویں میں بالٹی
۱۴۔ بدنام
۱۵۔ وقت
۱۶۔ گرم مسالہ کا لونگ
۱۷۔ انگریزی
۱۸۔ پان والا
۱۹۔ پانی، ہوا، روشنی
۲۰۔ آنکھیں چرانا

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۴۸)

۱۔ دور
۲۔ تجھے
۳۔ مخاطب
۴۔ پوچھو
۵۔ حیات
۶۔ خبر
۷۔ دن
۸۔ آسان
۹۔ زندہ
۱۰۔ رونے